نقد و نظر

تذکرۂ مولانا فضل رحمٰن ! مولانا ابوالحسن ندوی، اہل زبان بھی ہیں، اہل قلم بھی، اور اہل دل بھی ـــــ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔

یہ تذکرہ علی میاں کے خامۂ سحر طراز کا ایک نہایت دل آویز، اور روح پرور مرقع ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولانا فضل رحمٰن صاحب گنج مرادآبادی کی ذات گرامی پر لکھنے کا حق بھی علی میاں ہی کو تھا۔ کتاب کی ضخامت کچھ زیادہ نہیں۔ صرف ڈیڑھ سو صفحے ہے۔ لیکن اس مختصر سی ضخامت میں گنج معانی پنہاں ہے۔ کتاب ۱۶، ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں حضرت مولانا فضل رحمٰن صاحب کے احوال و سوانح بھی جہاں ضروری تفصیلات کے ساتھ موجود ہیں، وہاں پوری جامعیت کے ساتھ حضرت مولانا کے علمی اور روحانی کمالات و برکات کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ حضرت مولانا کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ وہ صوفی باصفا اور درویش دلق نشیں ہونے کے باوجود اتباع سنت اور احترام شریعت کا پیکر تھے۔ اس جادۂ صحیح سے نہ کبھی سر مو منحرف ہوئے نہ اپنے متبعین و متوسلین میں سے کسی کا انحراف ایک لمحہ کے لیے بھی گوارا فرمایا۔ ذاتِ رسالتمآبؐ سے انہیں عشق تھا۔ اور یہی عشق سنتِ نبویؐ سے وابستگی اور شیفتگی کی صورت میں ظاہر ہوتا تھا۔

حضرت مولانا فضل رحمٰن صاحب سے عقیدت رکھنے والے اب بھی بہت سے لوگ ہیں، لیکن صاحب موصوف کے صحیح حالات و معمولات سے ناواقفیت کے باعث ایک بڑا طبقہ ان کی اصل حیثیت اور حقیقت کی معرفت سے محروم تھا۔ علی میاں نے یہ کتاب لکھ کر وقت کی ایک بہت بڑی اور اہم ضرورت پوری کر دی ہے۔

کتابت دیدہ زیب، طباعت ستھری، کاغذ عمدہ، قیمت صرف ڈھائی روپے۔

ملنے کا پتہ، مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ۔